جناب خلیفہ قادیاں کی پیچدار قسم

قولوا قولاً سدیداً کی خلاف ورزی

از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

خلیفہ صاحب قادیاں اور مسئلہ تکفیر

جناب خلیفہ قادیان نے کچھ عرصہ ہوا ایک خطبہ پڑھا جس میں آپ نے حالات پیش آمدہ پر ریویو کرتے ہوئے اس مسئلہ تکفیر پر بھی اظہار خیالات فرمایا ہے۔ مگر اس طرح گول مول طریق پر کہ پڑھنے والے کے جب تک وہ اس دریا کا پورا شناور نہ ہو ہاتھ پلے کچھ نہیں پڑتا چنانچہ بڑے بڑے مشہور مناظر اس بھنور میں پڑ کر چکرا گئے یہانتک کہ ایک صاحب نے تو علی الاعلان اپنے ایک مضمون میں اخبار میں شائع بھی کر دیا کہ خلیفہ صاحب نے عقیدہ بدل لیا ہے۔ اور دو ایک ہماری جماعت کے بزرگ اور محمود ی عمائد تک اس غلط فہمی کی نظر ہو گئے۔ حالانکہ خلیفہ صاحب قادیاں اپنے عقیدہ تکفیر میں ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں کھسکے ہیں۔ بے شک وہ خطبہ پڑھا اور سوائے اس کے کہ خلیفہ صاحب کے اس چکرا دینے والے بیان اور اپنے بھولے بھالے دوستوں کی غلط فہمی پر افسوس کروں اور کیا کر سکتا تھا۔ بات فقط اتنی ہے کہ خلیفہ صاحب قادیاں نے اپنے خطبہ میں تکفیر کے معاملہ میں ایک قسم کی اپالوجی یعنی معذرت کی ہے اور غیر احمدیوں کی ناراضگی کو مٹانا چاہا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ تکفیر کے معاملہ میں ڈھیلے پڑ گئے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ تکفیر کے معاملہ میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہوئے آپ نے وہ وجوہات بتلائی ہیں جن کی وجہ سے غیر احمدی مسلمانوں کو خلیفہ صاحب موصوف اور اُن کی جماعت نے باوجود کفر کا فتویٰ دینے کے ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ اور وہ دو وجوہ یہ ہیں:-

تکفیر کی دو وجوہ

پہلی وجہ خلیفہ صاحب کی طرف سے جو دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ غیر احمدی مسلمانوں کو مخاطب کر کے آپ کہتے ہیں کہ اگر ہم کفر کے فتوے دیتے ہیں تو ناراض کیوں ہوتے ہو۔ تمہارے علما بھی تو رات دن کفر کے فتوے دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ صاحب نے حسب حال یہ مصرعہ پڑھ کر اتمام حجت کی ہے کہ ع این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ بھائیو! جب تم بھی کلمہ گو مسلمانوں کو کافر کہنے کے عادی ہو اور ہم بھی کلمہ گو مسلمانوں کو کافر کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں تو پھر ہم تم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں اور ایک ہی بیماری کے مریض ہیں۔ پس تمہیں ہم سے ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ آپس میں ہمدردی اور پیار ہونا چاہئے اور اگرچہ اس کو آپ نے بڑھایا نہیں۔ مگر اس کا صاف نتیجہ یہ ہے کہ ہم دونو فریق کو اگر رنج ہونا چاہئے تو لاہور کی بیغامی جماعت سے ہونا چاہئے جو ہم دونوں سے الگ ایک نیا مسلک رکھتے ہیں۔ یعنی یہ کہ وہ کسی کلمہ گو مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں سمجھتے پس تم ناراض ہوتے ہو تو اُن سے ہو جو تکفیر مسلمانان کے قائل نہیں۔ ہم تم دونو ایک ہی اصول کے پابند تکفیر مسلمانان کے شیدائی کیوں نہ آپس میں گھل مل جائیں۔ اور مل کر پیار سے رہیں!!

(۲) دوسری وجہ خلیفہ صاحب کی طرف سے یہ دی گئی ہے کہ غیر احمدی علما جس کسی کو کافر ٹھہراتے ہیں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ شخص لازماً ضرور جہنمی ہے کیونکہ اُن کے نزدیک ہر ایک کافر جہنمی ہوتا ہے لیکن خلیفہ صاحب قادیان ہر ایک کافر کو جہنمی نہیں سمجھتے۔ اُن کے نزدیک جن کسی شخص کو کسی نبی یا رسول کی تبلیغ نہیں پہنچی یا تبلیغ تو پہنچی مگر حجت تمام نہیں ہوئی تو اس شخص کو اگرچہ ہم شریعت کی اصطلاح کی رُو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تو ضرور کہینگے۔ مگر جہنمی نہیں کہہ سکتے کیونکہ جب تک کسی شخص کو پوری طرح تبلیغ نہ ہو اور اس پر حجت تمام نہ ہو وہ اس معاملہ میں قابل مواخذہ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ پھر یہ خدائی صفت عدل کے خلاف ہوگا۔ لہذا خلیفہ صاحب جب کسی کو کافر خارج از اسلام کہتے ہیں تو یہ لازمی امر نہیں کہ وہ شخص جہنمی بھی ہو اور غیر احمدی علما جسے کافر کہتے ہیں اُسے وہ لازمی طور پر جہنمی بھی سمجھتے ہیں۔ اس لئے خلیفہ صاحب قادیان کے کافر خارج از اسلام ٹھہرانے سے ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ غیر احمدی علما کی تکفیر سے خلیفہ صاحب کی تکفیر میں سزا کا احتمال ایک حد تک کم ہے گویا آخرت میں سزا کے لحاظ سے خلیفہ صاحب کی تکفیر غیر احمدی مولویوں کی تکفیر سے کسی قدر ہلکی ہے۔

غلط فہمی کی وجہ

یہی وہ بات تھی جس سے ہمارے دوستوں کو مغالطہ لگ گیا کہ خلیفہ صاحب تکفیر کے معاملہ میں ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ حالانکہ وہ ڈھیلے نہیں پڑے۔ ایسا کہنا تو ان کی اولوالعزمی کی شان کی تحقیر ہے۔ ان کا مذہب عرصہ سے یہی ہے۔ اور اس معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے کفر اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے کفر کو بلکہ ہر ایک نبی کے کفر کو وہ ایک ہی مقام دیتے ہیں۔ یعنی اگر حضرت مسیح موعود کے منکروں کو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے یہ بھی ساتھ ساتھ کہتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ ہر ایک ان میں سے جہنمی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اُن میں سے بعض پر حجت نہ تمام ہوئی ہو۔ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں پر بھی تو یہی فتوے وہ دیتے ہیں یعنی آپ کے منکر کافر اور خارج از اسلام ضرور ہیں۔ مگر ضروری نہیں کہ ہر ایک ان میں سے جہنمی بھی ہو۔ کیونکہ جس پر حجت تمام نہیں ہوئی اُسے سزا دینا خدائی انصاف کے خلاف ہے ایک یہودی جس پر آنحضرت صلعم کی رسالت کی حجت تمام نہیں ہوئی۔ وہ اگرچہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر وہ اس بات کی سزا میں جہنمی نہیں ہو سکتا کہ وہ آنحضرت صلعم پر ایمان نہیں لایا۔ اسی طرح ایک غیر احمدی مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی رسالت پر ایمان نہیں لایا وہ اگرچہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر ضروری نہیں کہ وہ جہنمی بھی ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اُس پر حجت نہ تمام ہوئی ہو۔ کافر خارج از اسلام شخص کی سزا کے متعلق جناب خلیفہ صاحب قادیان کا یہ مذہب آج سے نہیں بلکہ عرصہ سے ہے اور اس میں ان کے نزدیک آنحضرت صلعم بلکہ ہر ایک نبی کا منکر اور مسیح موعود کا منکر دونو ایک ہی مقام پر ہیں دونو میں قطعاً کوئی فرق نہیں۔ پس اس خطبہ میں جناب خلیفہ صاحب نے غیر احمدی علما سے جو فرق ظاہر فرمایا ہے وہ کافر کی سزا میں ہے نہ کہ کسی شخص کے کفر کے فتوے کے مستوجب ہونے میں۔ رسول زمانہ کا منکر جس طرح ایک غیر احمدی عالم کے نزدیک کافر خارج از اسلام ہے ویسے ہی خلیفہ صاحب کے نزدیک کافر اور خارج از اسلام ہے۔ فرق یہ ہے کہ غیر احمدی عالم کے نزدیک ہر کافر جہنمی ہے خلیفہ صاحب کے نزدیک ضروری نہیں کہ ہر کافر جہنمی بھی ہو

خلیفہ صاحب اپنی جگہ پر قائم ہیں

جناب خلیفہ صاحب اس کفر کے مسئلہ میں اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں کھسکے۔ یہ جو کچھ فرق خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے صرف عالم آخرت کے متعلق ہے یعنی وہاں کی سزا کے بارے میں خلیفہ صاحب اتنے متشدد نہیں جتنا کہ ایک غیر احمدی مولوی۔ اس لئے وہ غیر احمدی مسلمانوں کو فرماتے ہیں کہ تم ہم سے ناراض کیوں ہوتے ہو۔ ہم تمہیں کافر کہہ کر دائرہ اسلام سے بیشک خارج کر دیتے ہیں اور کروڑہا کروڑ مسلمانوں کو قلم کی ایک کشش سے ملت محمدیہ میں سے خارج کر کے کفار کی تعداد میں کروڑوں کا اضافہ کر دیتے ہیں لیکن بایں ہمہ تمہیں شکر گذار ہونا چاہئے کہ تم کو لازمی طور پر جہنمی قرار نہیں دیتے اس دُنیا میں تم اب مسلمان نہیں رہے کافر ہو خارج از اسلام ہو لیکن مرنے کے بعد جہنم میں جانا تمہارے لئے ضروری نہیں۔ پس آخرت کا قصہ تو آخرت میں جا کر طے ہوگا۔ اس دنیا میں تو خلیفہ صاحب کی پوزیشن یہ ہے کہ اُن کے نزدیک اس نبوت نے جسے وہ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں تمام مسلمانوں کو یقیناً کافر خارج از اسلام قرار دے دیا ہوا ہے۔ یہ رموز باطنی اور اسرار خلافت ہیں جو جناب خلیفہ صاحب کی تقریر میں پنہاں تھے۔ جن کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ خلیفہ صاحب نے اپنا مذہب بدل لیا ہے۔ یہانتک کہ بعض قادیانی بزرگوں کو بھی اس معاملہ میں مغالطہ لگ گیا تھا۔ بات یہ ہے کہ خلیفہ صاحب کی تقریروں کے سمندر کی شناوری آسان نہیں ہے ؎

در ایں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

قرآن وحدیث کی رُو سے نبوت ختم ہے

الغرض وہ نبوت جس کا انکار کفر ہو محمد رسول اللہ صلعم کے بعد اس کا وجود ماننا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور اسلام کی تباہی اور تفرقہ کا موجب ہے۔ اور ایسی کسی نبوت کا ذکر نہ قرآن شریف میں ہے نہ حدیث شریف میں۔ خلیفہ صاحب قادیاں کا یہ قول محض ایک لاف و گزاف کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس قسم کی نبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے نبوت ختم ہے اور محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت کا قیامت تک دامن دراز ہے۔ ہاں قرآن اور حدیث سے جس چیز کا اس امت مرحومہ میں جاری رہنا ثابت ہے وہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ مگر اس کا نام خود حضرت نبی کریم صلعم محدثیت رکھتے ہیں اور اُس کو نبوت کا ایک جزو قرار دیتے ہیں۔ محدثیت یا جزئی نبوت کے پانے والے کو اصطلاح اسلام میں نبی نہیں کہا جاتا پس محدثیت یا جزئی نبوت کے پانے والے کو اگر کسی پیشگوئی یا الہام میں نبی کا نام دیا جائیگا تو وہ محض مجاز ہوگا حقیقت نہیں ہو سکتی۔ اور یہی حضرت مسیح موعود اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ سُمّیتُ نبیاً من اللہ علیٰ طریق المجاز لا علیٰ وجہ الحقیقۃ (حقیقۃ الوحی) کہ میرا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نبی رکھا گیا۔ تو یہ صرف مجاز کے طور پر ہے حقیقت نہیں۔

خلیفہ صاحب قادیاں کے کشوف ورویا

رہ گئے خلیفہ صاحب قادیاں کے اپنے رویا یا کشوف۔ مجھے خلیفہ صاحب کی اس جرأت پر تعجب ہے کیونکہ قرآن اور حدیث کے احکام کے ساتھ اپنے رویا اور کشوف کا ذکر کرنا ایک مضحکہ انگیز فعل ہے۔ ایک غیر مامور کے رویا اور کشوف بالخصوص جب وہ قرآن اور حدیث اور خود حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے خلاف ہوں ایک پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان پر معتقدات کی بنا رکھنا بدعت اور ضلالت ہے۔

(باقی بر صفحہ ۴ پر)

کیوں دیا جاتا ہے؟ کیا مذہب کے نام پر تجارت کرنے کا نام ہی اسلام ہے؟

خود احمدیت کی مخالفت میں ہر قسم کے جھوٹ اور فریب کو جائز سمجھتے ہیں لیکن خدا کے مامور کو کاذب قرار دیتے ہیں۔ فرضی خطوط اخبارات میں شائع کر کے لوگوں کو احمدیت سے بدظن کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ "الفضل" کے مضمون نگار لکھتے ہیں کہ اخبار احسان میں ایک صاحب عطاء اللہ اشرف کام کرتے ہیں جن کے ذمہ اخبار میں فرضی خطوط شائع کرنا ہے۔ وہ وہیں بیٹھے بیٹھے چند نام لکھ کر کہ ان لوگوں نے "احسان" کے مطالعہ سے احمدیت سے توبہ کر لی ہے کاتب کو دے دیتے ہیں اور وہ لکھنا شروع کر دیتا ہے کہ اتنے میں آواز دی جاتی ہے کہ "نیچے نامہ نگار خصوصی لکھ دیا جائے" اور خود ایک اور خبر تیار کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمارے اسلامی جرائد کا حال ہے جو آٹھ کروڑ مسلمانوں کے ترجمان حال اور اسلام کے دعاوی کے علمبردار ہیں اور جو احمدیت کے استیصال کا تہیہ کر چکے ہیں۔ فقط اسلئے کہ احمدیت اسلام کی صحیح ترین تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے اور یہ لوگ اسلام کو بدنام کر کے اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

برائے ملاحظہ علامہ شہاب الدین صاحب

خطیب جامع مسجد چوبرجی لاہور

(از جناب خان غلام محمد خان صاحب پنشنر ای اے سی لاہور)

پیغام صلح مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء میں جناب مولوی شہاب الدین صاحب کے چیلنج کا جواب پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ اب مولانا صاحب کی تشفی و تسلی ہو گئی ہو گی۔ کیونکہ مولینا صاحب اہل علم ہیں اللہ تعالے نے بھی بزبان سرنوشت ترجمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم "رب زدنی علما" میں زیادتی علم کی دعا کی تلقین فرمائی ہے۔ چونکہ مولینا صاحب خطیب بھی ہیں۔ ان کے خطبہ کی تزئین کے لئے مرزا ابوالحسن صاحب قاآنی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۰۶ء ۱۲۲۱ھ کے دو شعر عرض کرتا ہوں۔ شاید کسی وقت ان کے کام آویں۔

قاآنی صاحب اپنے آپ کو قاآنی ثانی بھی قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو ان کا یہ شعر:

شاہا بہ قاآنی نگر خسا قاآنی ثانی نگر
بے اوج خاقانی نگر اینک بہ گفتار آمدہ

اور خاقانی صاحب تو کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں:-

مالک ملک سخن خسا قانیم کز گنج نطق
دخل صد خاقان بنزدیک بکنز غرآئے من

مضمون کچھ بے ربط سا ہو چلا ہے۔ قاآنی رحمہ اللہ کے دو شعر مفصلہ ذیل ہیں۔ جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر کافی سے زیادہ روشنی پڑتی ہے۔

کوش قاآنی کہ رخش ہستی آری زیر ران
چند خواہی چوں ایراں اسب و اشتر داشتن
تن رہا کن تا چو عیسیٰ بر فلک گردی سوار
ورنہ عیسیٰ بے نشاید شد نیک خر داشتن

مطلب کہ عیسیٰ علیہ السلام جو فلک پر گئے ہیں تو جسم خاکی کو یہاں چھوڑ کر گئے ہیں بجسدہ العنصری آسمان پر نہیں گئے۔ فافہم و تدبر۔

خاکسار غلام محمد ازہم پارک لین فزنگ لاہور

مغرب میں تبلیغ اسلام کی آسان تجویز

یورپین طلبا کی تبلیغی کلاس

گذشتہ اگست میں جیسا کہ قارئین کرام کو یاد ہوگا اخبار کے ذریعہ بھی اور خطوط کے ذریعہ بھی احباب جماعت کی خدمت میں تحریک کی گئی تھی کہ انجمن نے یورپین طلبا کے لئے ایک تبلیغی کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس پر بارہ سو روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔ اس وقت تین البانوی طالب علم یہاں تعلیم دینی حاصل کر رہے ہیں۔ اور بہت سی اور طالب علموں کی البانیہ اور دیگر یورپین ممالک سے درخواستیں آئی ہوئی ہیں جن کو انشاء اللہ معقول انتظام ہو جانے پر یہاں بلا لیا جائیگا۔ اس اپیل کے جواب میں کچھ احباب کے وعدے اور نقد رقوم بھی آ چکی ہیں۔ لیکن اکثر دوستوں نے ابھی اس کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی خدمت میں مکرر درخواست ہے کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضرور اس میں شرکت فرماویں اور دفتر کو اپنے جواب سے ممنون کریں۔ اگر مختلف ممالک کے طلبا یہاں سے تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے ملک میں جا کر تبلیغی مشن قائم کر دیں تو انجمن کو ان مشنوں پر بہت تھوڑا خرچ کرنا پڑیگا۔ اور اس طرح اسلام کا پیغام انشاء اللہ تمام دنیا میں پہنچ سکے گا۔

اس وقت تک مندرجہ ذیل احباب کے وعدے آ چکے ہیں اور بعض کی رقوم بھی وصول ہو چکی ہیں۔

۱	سراج الدین ذکی صاحب بی اے سیالکوٹ	سالانہ	5/-
۲	قاضی محبوب عالم صاحب گوجرانوالہ	"	5/-
۳	خانصاحب ڈاکٹر سعید احمد صاحب مانسہرہ	"	10/-
۴	خان بہادر میاں غلام رسول صاحب جھنگ	سالانہ	60/-
۵	مخدوم محمد اشرف صاحب شملہ	"	15/-
۶	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب پشاور	"	50/-
۷	سید امجد علی شاہ صاحب لاہور	"	6/-/
۸	ڈاکٹر اللہ بخش صاحب لاہور	"	24/-
۹	شیخ محمد محسن مولا بخش صاحبان لائلپور	"	24/-
۱۰	مولانا عبد الہادی صاحب عظیم کلانوں	"	10/-
"	شیخ رحمت الٰہی صاحب لائلپور	"	36/-
	میزان		240/-

شوگر کیمسٹری کا خاص نصاب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں "شوگر کیمسٹری" کا ایک ماہی پوسٹ گریجویٹ نصاب یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے جاری ہوگا۔ جس میں نیشکر اور اس کے کیمیاوی تجزیہ کے متعلق علمی اور عملی تربیت دی جائیگی اس نصاب میں زیادہ سے زیادہ چھ طلبا کو داخل کیا جائیگا۔ داخلہ کی شرط یہ ہے کہ امیدوار ایگریکلچر میں بی ایس سی یا کیمسٹری و طبیعات (علم تیاں) میں بی ایس سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہو جملہ درخواستیں ہر حالت میں ۱۰ ستمبر تک پرنسپل صاحب پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

بقیہ صفحہ ٦

خلیفہ صاحب کی قسم اصل مطالبہ کا جواب نہیں

قصہ کوتاہ یہ کہ خلیفہ صاحب کی یہ قسم اصل مطالبہ کا جواب نہیں بلکہ سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔ پہلے وہ اس بات کو صاف کریں کہ وہ کونسی نبوت ہے جسے "وہ نبوت جس کا حضرت مسیح موعود کو دعوی ہے" کے فقرہ میں ذکر کرتے ہیں۔ اگر یہ نبوت محدث والی نبوت نہیں بلکہ وہ نبوت ہے جسے اصطلاح اسلام میں نبوت کہتے ہیں اور جس کا منکر خارج از اسلام ہے تو انہیں اس امر کی قسم کھانے کی قطعاً ضرورت نہیں کہ آیا اس سے آنحضرت صلعم کی ہتک ہوتی ہے یا نہیں اور اسلام کی تباہی اس میں مضمر ہے یا نہیں کیونکہ اس میں آنحضرت صلعم کی ہتک اور اسلام کی تباہی ایسا اظہر من الشمس امر ہے جس پر قسم کھانیکی کسی کو ضرورت نہیں کیونکہ رات پڑی ہوئی ہو تو قسم کھا کر رات کو دن منوا نہیں سکتے۔ اس صورت میں خلیفہ صاحب کو صاف طور پر یوں قسم کھانی چاہئیے کہ "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود واقعی سچے نبی اور رسول ہیں۔ جس کا منکر کافر خارج از دائرہ اسلام ہوتا ہے" تب تو مطالبہ کرنے والے کو جواب ٹھیک ملتا ہے ورنہ قسم کھانے میں ایسی چکری گھمادی جس سے اصل مطلب حاصل نہ ہو اور سامع بات کی تہ تک نہ پہنچ سکے۔ یہ ایک نبی سننے والا کی شان سے بعید اور خلاف تقوٰی ہے اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا۔ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور تقوٰی کرو اور جو بات کرو صاف اور سیدھی کرو پیچدار باتیں کرنی تقوٰے کے خلاف ہیں۔

اصل حقیقت کے لئے مدعی کیطرف رجوع کرو

حاجی ضیاء اللہ صاحب کو چاہئیے تھا کہ وہ بجائے خلیفہ صاحب قادیان سے قسم کے مطالبہ کے خود مدعی یعنی حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو دیکھتے اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے دعوے پر محققانہ نظر ڈالتے اگر قسم پر ہی فیصلہ کرنا تھا تو خود حضرت مسیح موعود کے حلفیہ بیانوں کو ملاحظہ فرماتے۔ جن میں سے دو یہاں عرض کرتا ہوں

اگر در خانہ کس است ہمیں قدر بس است

فرماتے ہیں:-

"بالآخر پھر میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالے کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالے کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے خلاف نہیں"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے۔ یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا مذہب وہی ہے جو دیگر اہلسنت وجماعت کا مذہب ہے ۔۔۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(مجموعہ اشتہارات حصہ چہارم صفحہ ۲۲۴)

چونکہ اتوار کو تعطیل ہے اس لئے پرچہ تاریخ اشاعت سے ایک دن قبل شائع ہو رہا ہے